

التَّحْقِيقُ الصَّحِيحُ لِأَحْكَامِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الصَّحِيحُ

صَحِيحُ جَنَازِي (اُردو)

امام ابو العباس بن الدین احمد بن عبد اللطیف الزبیدی رحمہ اللہ

جلد اول

ترجمہ فوائد

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار رحمہ اللہ
فاضل مدینہ منورہ مدنی

تخریج ثانی

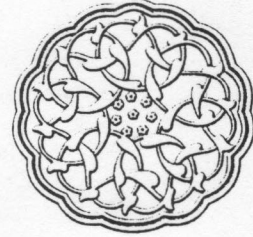
شیخ الحدیث حافظ عبد العزیز عمری رحمہ اللہ



دار السلام

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
الریاض هیوسٹن لاہور

مُحَقَّقُوقِ اشَاعَتِ برائے دارالسلام محفوظ ہیں



دارالسلام

پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز
الریاض هیوسٹن لاہور

ہیڈ آفس: پوسٹ بکس 22743، الزیاض: 11416 سوئی عرب فون: 4043432-4033962 00966 1 فیکس: 4021659

ای میل: Darussalam @ Naseej. Com.Sa

پاکستان: ① 50 نورمال نزدیکی۔ اے۔ او کالج لاہور فون: 7232400-7240024 092 42 فیکس: 7354072

ای میل: Daruslm @ Brain.Net.PK.

② رحمان مارکیٹ، غوثی ٹرسٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 092 42

امریکہ: پوسٹ بکس 79194، نیو یارک، نیکیاس 77279 (ایس اے) فون: 9359206 001 713 فیکس: 7220431

ای میل: Darsalam @ Dar - us - Salam. Com.

فہرست کتب صحیح البخاری (باعتبار حروف تہجی)

653	• کتاب الاجارۃ
921	• کتاب الاحادیث الانبیاء
1436	• کتاب الاحکام
1331	• کتاب الادب
280	• کتاب الاذان
1420	• کتاب استنباط المرئین
370	• کتاب الاستسقاء
690	• کتاب الاستقراض
1353	• کتاب الاستئذان
1296	• کتاب الاشربة
1294	• کتاب الاضاحی
1272	• کتاب الاطعمۃ
1442	• کتاب الاعتصام بالسنة
607	• کتاب الاعتکاف
87	• کتاب الایمان
1401	• کتاب الایمان والندور
897	• کتاب بدء الخلق
73	• کتاب بدء الوحي
611	• کتاب البيوع
603	• کتاب التراویح
1221	• کتاب التعبير
1146	• کتاب تفسیر القرآن
387	• کتاب تقصیر الصلاة
1441	• کتاب التمنی
394	• کتاب التهجید
1447	• کتاب التوحید
197	• کتاب التیمم
558	• کتاب جزاء الصيد
341	• کتاب الجمعة
418	• کتاب الجنائز
816	• کتاب الجهاد والسير
502	• کتاب الحج
1411	• کتاب الحدود
671	• کتاب الحرث والمزارعة
660	• کتاب الحوالات
188	• کتاب الحيض
693	• کتاب الخصومات
357	• کتاب الخوف
1359	• کتاب الدعوات
1416	• کتاب الديات
1287	• کتاب الذبائح والصيد
1372	• کتاب الرقاق
712	• کتاب الرهن
460	• کتاب الزکاة
384	• کتاب سجود القرآن
649	• کتاب السلم
416	• کتاب السهو
707	• کتاب الشریکۃ
751	• کتاب الشروط
651	• کتاب الشفعة
734	• کتاب الشهادات
500	• کتاب الصدقة الفطر
204	• کتاب الصلاة
409	• کتاب الصلاة في مكة والمدينة
577	• کتاب الصوم
1311	• کتاب الطب
1261	• کتاب الطلاق
1285	• کتاب العقیقة
113	• کتاب العلم
548	• کتاب العمرة
412	• کتاب العمل في الصلاة
359	• کتاب العیدین
180	• کتاب الفسل
1429	• کتاب الفتن
1408	• کتاب الفرائض
993	• کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ
1219	• کتاب فضائل القرآن
567	• کتاب فضائل المدينة
714	• کتاب فی العتق فضله
1398	• کتاب القدر
378	• کتاب الکسوف
1406	• کتاب کفارات الایمان

1322	• کتاب اللباس
696	• کتاب اللقطة
1414	• کتاب المحاربين من اهل الكفر..
555	• کتاب المبحر
1304	• کتاب المرضی
671	• کتاب المزارعة
680	• کتاب المسافاة
698	• کتاب المظالم
1051	• کتاب المغازی
257	• کتاب الموافیت الصلاة
1270	• کتاب النفقات
1233	• کتاب النکاح
721	• کتاب الهبة
366	• کتاب الوتر
767	• کتاب الوصایا
143	• کتاب الوضوء
664	• کتاب الوكالة
577	• کتاب الصوم
1311	• کتاب الطب
1261	• کتاب الطلاق
1285	• کتاب العقیقة
113	• کتاب العلم
548	• کتاب العمرة
412	• کتاب العمل في الصلاة
359	• کتاب العیدین
180	• کتاب الفسل
1429	• کتاب الفتن
1408	• کتاب الفرائض
993	• کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ
1219	• کتاب فضائل القرآن
567	• کتاب فضائل المدينة
714	• کتاب فی العتق فضله
1398	• کتاب القدر
378	• کتاب الکسوف
1406	• کتاب کفارات الایمان

فہرست مضامین

عرض ناشر

تقدیم

مقدمہ (از مترجم)

مقدمہ الکتاب

رسول اللہ ﷺ پر آغاز وحی کا بیان

باب 1: وحی کیسے شروع ہوئی؟

کتاب الایمان

باب 1: فرمان نبوی: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں“

باب 2: امور ایمان

باب 3: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

باب 4: کونسا مسلمان افضل ہے؟

باب 5: کھانا کھانا خصلت اسلام ہے۔

باب 6: ایمان کی علامت ہے کہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

باب 7: رسول اللہ ﷺ سے محبت جزو ایمان ہے۔

باب 8: ایمان کی شیرینی

باب 9: انصار سے محبت علامت ایمان ہے۔

باب 10: فتنوں سے فرار وینداری ہے۔

باب 11: فرمان نبوی: ”اللہ کے متعلق میں تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں“

باب 12: اہل ایمان کا اعمال کے لحاظ سے ایک دوسرے سے افضل ہونا

باب 13: حیاء جزو ایمان ہے

باب 14: فرمان الہی: ”پھر اگر وہ توبہ کریں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو“ کی تفسیر

باب 15: اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے: ”ایمان عمل ہی کا نام ہے“

باب 16: کبھی اسلام سے اس کے حقیقی (شرعی) معنی مراد نہیں ہوتے

باب 17: خاوند کی ناشکری بھی کفر ہے لیکن کفر میں فرق ہوتا ہے

باب 18: گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور ان کا مرتکب کافر نہیں ہوتا البتہ شرک کا مرتکب (یا کفر کا معتقد) ضرور کافر ہوتا ہے۔

باب 19: باب 19: اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں جھگڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ

باب 20: ایک ظلم دوسرے ظلم سے کمتر ہوتا ہے

باب 21: منافع کی نشانیاں

باب 22: شب قدر کا قیام جزو ایمان ہے

باب 23: جہاد ایمان کا حصہ ہے

باب 24: رمضان میں تراویح پڑھنا (بھی) ایمان سے ہے۔

باب 25: ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا حصہ ہے

باب 26: دین آسان ہے۔

باب 27: نماز بھی ایمان کا جزو ہے

باب 28: آدمی کے اسلام کی خوبی

باب 29: اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے ایمان کی کمی و بیشی

باب 31: زکوٰۃ دینا اسلام سے ہے

باب 32: جنازہ کے ہمراہ جانا ایمان کا حصہ ہے

باب 33: مومن کو ڈرنا چاہئے کہ مبادا اس کے اعمال بے خبری میں ضائع ہو جائیں۔

باب 34: حضرت جبرائیل علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ سے ایمان، اسلام اور احسان کے متعلق دریافت کرنا۔

باب 35: اپنے دین کی خاطر گناہوں سے الگ ہو جانے والے کی فضیلت

باب 36: خمس کا ادا کرنا جزو ایمان ہے

باب 37: (ثواب کے) تمام کام نیت پر موقوف ہونے کا بیان

باب 38: رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ ”دین خیر خواہی کا نام ہے“

کتاب العلم

علم کی فضیلت

باب: 6	سخت گرمی کی بنا پر نماز ظہر ٹھنڈے وقت ادا کرنا	261
باب: 7	ظہر کا وقت زوال آفتاب پر ہے	262
باب: 8	نماز ظہر کو وقت عصر تک موخر کرنا	263
باب: 9	عصر کا وقت	263
باب: 10	(اس شخص کا گناہ) جس سے نماز عصر جاتی رہے	264
باب: 11	جس نے نماز عصر (دانستہ) چھوڑ دی	265
باب: 12	نماز عصر کی فضیلت	265
باب: 13	جس شخص نے غروب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی	266
باب: 14	مغرب کا وقت	267
باب: 15	مغرب کو عشاء کہنے کی کراہت	268
باب: 16	نماز عشاء کی فضیلت	268
باب: 17	اگر نیند کا غلبہ ہو تو عشاء سے پہلے سو جانا	269
باب: 18	عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے	271
باب: 19	نماز فجر کی فضیلت	271
باب: 20	نماز فجر کا وقت	271
باب: 21	نماز فجر کے بعد آفتاب کے بلند ہونے تک نماز (کا حکم)	272
باب: 22	(نماز عصر کے) بعد غروب آفتاب سے پہلے نماز کا قصد نہ کرے	273
باب: 23	عصر کے بعد نماز قضاء اور اس طرح کی (سببی) نماز پڑھنا	274
باب: 24	وقت گزر جانے کے بعد (قضا نماز کے لئے) اذان دینا	274
باب: 25	وقت گزر جانے کے بعد قضاء نماز باجماعت ادا کرنا	275
باب: 26	جو شخص کسی نماز کو بھول جائے تو جس وقت یاد آئے پڑھ لے	276
باب: 27		276
باب: 28		277

اذان کے بیان میں

باب: 1	اذان کی ابتداء	280
باب: 2	اذان میں دوہرے کلمات کہنا	280
باب: 3	اذان کہنے کی فضیلت	281
باب: 4	بآواز بلند اذان کہنا	281

باب: 5	اذان سکر قتال و خونریزی سے رک جانا	282
باب: 6	اذان سن کر کیا کہنا چاہئے	282
باب: 7	اذان کے وقت دعا پڑھنا	283
باب: 8	اذان کہنے کیلئے قرعہ اندازی کرنا	283
باب: 9	اندھے کو اگر کوئی وقت بتانے والا ہو تو اس کا اذان کہنا	284
باب: 10	طلوع فجر کے بعد اذان دینا	284
باب: 11	صبح صادق سے پہلے اذان کہنا	284
باب: 12	اذان اور تکبیر کے درمیان اپنی مرضی سے (نفل) نماز پڑھنا	285
باب: 13	سفر میں چاہئے کہ ایک ہی مؤذن اذان دے	285
باب: 14	مسافر اگر زیادہ ہوں تو اذان و اقامت کہنی چاہئے	286
باب: 15	آدمی کا یہ کہہ دینا کہ ہماری نماز فوت ہو گئی	286
باب: 16	اقامت کے وقت لوگ امام کو دیکھ کر کب کھڑے ہوں؟	287
باب: 17	تکبیر کے بعد امام کو اگر کوئی ضرورت پیش آجائے	287
باب: 18	نماز باجماعت کا فرض ہونا	288
باب: 19	نماز باجماعت کی فضیلت	288
باب: 20	فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت	288
باب: 21	نماز ظہر اول وقت پڑھنے کی فضیلت	289
باب: 22	(مسجد جاتے وقت) ہر قدم پر ثواب کی نیت کرنا	290
باب: 23	نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کی فضیلت	290
باب: 24	مساجد اور ان میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت	291
باب: 25	صبح یا شام مسجد میں جانے والے کی فضیلت	291
باب: 26	نماز کی اقامت کے بعد فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے	292
باب: 27	مریض کو کس حد تک جماعت میں آنا چاہئے	292
باب: 28	کیا امام جس قدر لوگ موجود ہوں انہیں نماز پڑھا دے؟ کیا جمعہ کے دن بارش میں خطبہ پڑھے	294
باب: 29	دوران اقامت اگر کھانا آجائے تو کیا کرنا چاہئے؟	295
باب: 30	جماعت کھڑی ہو جائے تو گھریلو مصروفیات ترک کر کے نماز میں شریک ہونا چاہئے	295
باب: 31	مسنون طریقہ سکھانے کے لئے لوگوں کے سامنے نماز پڑھنا	295
باب: 32	صاحب علم و فضل امامت کا زیادہ حق دار ہے	296
باب: 33	ایک شخص نے امامت شروع کر دی اتنے میں امام اول آجائے (تو کیا کرنا چاہئے)	297

- باب: 11 دستاویزات صلح یوں لکھی جائے: ”یہ صلح نامہ ہے جس پر فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے صلح کی“ نیز خاندان اور نسب نامہ لکھنا ضروری نہیں
- باب: 12 حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمان نبوی ﷺ ہے یہ میرا بیٹا سید ہے
- باب: 13 کیا (یہ درست ہے کہ) امام صلح کے لئے اشارہ کر دے

شروط کے بیان میں

- باب: 1 عقد نکاح کرتے وقت مہر میں کوئی شرط لگانے کا بیان
- باب: 2 حدود اللہ میں ناروا شرط کا بیان
- باب: 3 مزارعت میں شرط لگانا
- باب: 4 جہاد اور کفار سے صلح کرتے وقت شرطیں لگانا اور انہیں تحریر میں لانا
- باب: 5 اقرار میں کس قسم کی شرط اور استثناء درست ہے

وصیتوں کے بیان میں

- باب: 1 وصیت کی اہمیت
- باب: 2 مرتے وقت صدقہ کرنا
- باب: 3 کیا عورت اور بچے اقارب میں شامل ہیں
- باب: 4 ارشاد باری تعالیٰ! اور تم تہیموں کا امتحان لو تا آنکہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو
- باب: 5 ارشاد باری تعالیٰ ”جو لوگ تہیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیڑوں میں آگ بھرتے ہیں انہیں عنقریب دوزخ میں ڈالا جائے گا
- باب: 6 وقف کے منتظم کا خرچہ وقف جائیداد سے پورا کیا جائے
- باب: 7 اگر کوئی زمین یا مشروط طور پر کنواں وقف کرے کہ اس کا ڈول بھی دیگر مسلمانوں کی طرح اس میں پڑا کرے گا
- باب: 8 ارشاد باری تعالیٰ! ”مسلمانو! جب تم میں سے کوئی مرنے لگے تو وصیت کے وقت تم میں سے یا تمہارے غیروں سے دو عادل گواہ ہونے چاہئیں۔



مقدمة الكتاب

(الْحَمْدُ لِلَّهِ) الْبَارِئِ الْمُصَوِّرِ الْخَلَّاقِ، الْوَهَّابِ الْفَتَّاحِ الرَّزَّاقِ، الْمُبْتَدِئِ بِالنَّعَمِ قَبْلَ الْاسْتِحْقَاقِ. وَصَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلَى رَسُولِهِ الَّذِي بَعَثَهُ لِيَتِمَّ مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ، وَفَضْلُهُ عَلَى كَافَّةِ الْمَخْلُوقِينَ عَلَى الْإِطْلَاقِ، حَتَّى فَاقَ جَمِيعَ الْبَرَايَا فِي الْأَفَاقِ، وَعَلَى آلِهِ الْكَرَامِ. الْمَوْصُوفِينَ بِكَثْرَةِ الْإِنْفَاقِ، وَعَلَى أَصْحَابِهِ أَهْلِ الطَّاعَةِ وَالْوَفَاقِ، صَلَاةً دَائِمَةً مُسْتَمِرَّةً بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ.

ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے جو تمام مخلوقات کو بہترین انداز اور مناسب شکل و صورت کے ساتھ پیدا فرماتا ہے، وہ ایسا داتا، مہربان اور روزی رسال ہے کہ کسی سابقہ حق کے بغیر بھی مخلوق کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کئے ہوئے ہے اور جب تک صبح و شام کا سلسلہ جاری ہے اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی اس کے رسول برحق پر ہو جو مکارم اخلاق کی تکمیل کے لئے مبعوث ہوئے جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات پر برتری اور فضیلت عطا فرمائی، اسی طرح اس کی آل و اولاد پر بھی اللہ کی رحمت ہو جو اللہ کی راہ میں بڑی فیاضی سے خرچ کرتے ہیں اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بھی جو اطاعت گزار اور وفا شعار ہیں۔

(أَمَّا بَعْدُ) فَأَعْلَمُ أَنَّ كِتَابَ الْجَامِعِ الصَّحِيحَ لِلْإِمَامِ الْكَبِيرِ الْحَدِيثِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمِ الْأَوْحِدِ، مُقَدِّمَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ، بَخَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كِي عَظِيمِ الشَّانِ "الْجَامِعُ الصَّحِيحُ" إِسْلَامِي

عَبْدُ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْبَخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ، مِنْ عَظَمِ الْكُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ فِي الْإِسْلَامِ، وَأَكْثَرِهَا فَوَائِدَ، إِلَّا أَنَّ الْأَحَادِيثَ الْمُتَكَرِّرَةَ فِيهِ مُتَفَرِّقَةً فِي الْأَبْوَابِ، وَإِذَا أَرَادَ الْإِنْسَانُ أَنْ يَنْظُرَ الْحَدِيثَ فِي أَيِّ بَابٍ لَا يَكَادُ يَجِدُ إِلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ جَهْدٍ وَطَوَّلٍ شَدِيدٍ، وَمَقْصُودُ الْبَخَارِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ بِهَذِهِ كَثْرَةُ طُرُقِ الْحَدِيثِ وَشُهْرَتِهِ، وَنَقْصُودُنَا هُنَا أَخْذُ أَصْلِ الْحَدِيثِ، لَنَعْلَمَ أَنَّ جَمِيعَ مَا فِيهِ صَحِيحٌ.

کتب میں سب سے زیادہ معتبر اور بے شمار فوائد کی حامل ہے لیکن اس میں احادیث تکرار کے ساتھ مختلف ابواب میں متفرق طور پر بیان ہوئی ہیں اگر کوئی شخص اپنی مطلوبہ حدیث تلاش کرنا چاہے تو انتہائی تلاش و جستجو اور سخت محنت کے بعد ہی اسے معلوم کر سکتا ہے، بلاشبہ اس قسم کے تکرار سے امام بخاری کا مقصد یہ تھا کہ مختلف اسانید کے ساتھ احادیث بیان کی جائیں تاکہ انہیں درجہ شرت حاصل ہو جائے لیکن اس مجموعہ احادیث سے ہمارا مقصد نفس حدیث سے واقفیت حاصل کرنا ہے۔ باقی رہی ان کی صحت و ثقاہت تو اس کے متعلق سب جانتے ہیں کہ اس مجموعہ کی تمام احادیث صحیح اور قابل اعتبار ہیں۔ امام نووی شرح مسلم کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

قَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ فِي مُقَدِّمَةِ شَرْحِ مُسْلِمٍ: «وَأَمَّا الْبَخَارِيُّ، يَذْكُرُ الْوُجُوهَ الْمُخْتَلِفَةَ فِي الْأَبْوَابِ مُتَفَرِّقَةً مُتَبَاعِدَةً، وَكَثِيرٌ مِنْهَا مُتَكَرِّرَةٌ فِي غَيْرِ بَابِهِ الَّذِي يَسْبِقُ إِلَيْهِ فَهِيَ أَوْلَى بِهِ، فَيَضَعُ عَلَى طَائِفٍ جَمْعَ طُرُقِهِ وَحُصُولِ الثَّقَةِ بِجَمِيعِ مَا ذَكَرَهُ مِنْ طُرُقِ الْحَدِيثِ». قَالَ: «وَقَدْ رَأَيْتُ جَمِيعَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ طُرُقِ الْحَدِيثِ».

”حضرت امام بخاری رحمہ اللہ ایک حدیث کو مختلف اسانید کے ساتھ متفرق ابواب میں ذکر کرتے ہیں۔ بعض اوقات اس حدیث کا متعلق باب سے بہت دور کا تعلق ہوتا ہے چنانچہ اکثر اوقات اس کے متعلق یہ خیال تک نہیں گزرتا کہ اس کا وہاں ذکر کرنا مناسب ہو گا اس لئے ایک طالب علم کے لئے اس مطلوبہ حدیث کو تلاش کرنا اور اس کی تمام اسانید کو معلوم کرنا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔“

آپ نے مزید فرمایا:

کتاب بدء الوحي

رسول اللہ ﷺ پر آغاز وحی کا بیان

[باب: کَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ]

۱۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ”(ثواب کے) تمام کام نیتوں پر موقوف ہیں اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملے گا پھر جس شخص نے دنیا کمانے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لئے وطن چھوڑا تو اس کی ہجرت اسی کام کے لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہوگی۔“

ترجمہ: امام بخاری نے اس حدیث کو آغاز کتاب میں اس لئے بیان کیا ہے کہ اس کتاب کی تالیف صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہے نیز وحی کے ذریعہ احکام شرعیہ بیان کئے جاتے ہیں اور شرعی احکام غیور غلوں سے نیت ہے۔ (عون الباری ۱/۲۸۸) واضح رہے کہ ہر کار خیر کے بار آور ہونے کے لئے اچھی نیت کا ہونا ضروری ہے بصورت دیگر نہ صرف ثواب سے محرومی ہوگی بلکہ اللہ کے ہاں سخت سزا کا بھی مستحق ہے اور جو اعمال خالصتاً دل سے متعلق ہیں مثلاً خوف و رجاء وغیرہ ان میں نیت کی چنداں ضرورت نہیں۔ نیز نبی ﷺ کی طرف نزول وحی کا سبب آپ کا اخلاص نیت ہی ہے۔

۲. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : ۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت

الْحَجَّارُ قَالَ: أَنْبَأْنَا بِهِ الشَّيْخُ
الصَّالِحُ الْحُسَيْنُ بْنُ الْمُبَارَكِ
الرَّبِيدِيِّ قَالَ: أَنْبَأْنَا بِهِ الشَّيْخُ
الصَّالِحُ أَبُو الْوَقْتِ عَبْدُ الْأَوَّلِ بْنُ
عِيسَى بْنِ شُعَيْبٍ الْهَرَوِيُّ الصُّوفِيُّ
قَالَ: أَنْبَأْنَا الشَّيْخُ الْفَقِيهَ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُظْفَرِ
الْدَّوْدِيُّ قَالَ: أَنْبَأْنَا بِهِ الْإِمَامُ أَبُو
مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمُوَيْهَ
السَّرْحَسِيِّ قَالَ: أَنْبَأْنَا بِهِ الشَّيْخُ

وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ هَؤُلَاءِ
الْمَذْكُورِينَ إِلَى الْبَحَارِيِّ أَسَانِيدُ
كَثِيرَةٌ بِطُرُقٍ مُّتَوَعَّةٍ .
وَلِي بِحَمْدِ اللَّهِ أَسَانِيدُ غَيْرُ هَذِهِ
عَنْ مَسَائِدٍ كَثِيرِينَ يَطُولُ تَعْدَادُهُمْ ،
أَفْتَصَرْتُ مِنْهَا عَلَى هَذِهِ الطَّرِيقِ
لِشَهْرَتِهَا وَعُلُوِّهَا .

وَسَمَّيْتُ هَذَا الْكِتَابَ الْمُبَارَكُ: میں نے اس کتاب کا نام ﴿التجريد الصريح﴾ تجویز کیا ہے۔
بِالتَّجْرِیدِ الصَّرِیحِ لِأَحَادِیثِ لِاحَادِیثِ الْجَامِعِ الصَّحِیحِ ﴿تجویز کیا ہے۔
الْجَامِعِ الصَّحِیحِ﴾۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے لئے نفع
وَالْمَسْئُولُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ بخش بنائے اور اس کے ذریعے اعمال و مقاصد کی
يَنْفَعْ بِذَلِكَ، وَيَجْعَلَهُ خَالِصًا لِرُوحِهِ اصلاح فرمائے۔ (آمین)

وصلّى الله على نبينا محمد وآله وصحبه أجمعين

أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلَاسَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ، فَيَقْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا، فَيَكَلِّمُنِي فَأُعْطِي مَا يَقُولُ).

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ، فَيَقْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. (رواه البخاري: ٢)

حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کبھی تو وحی آنے کی کیفیت گھنٹی کی ٹن ٹن کی طرح ہوتی ہے اور یہ کیفیت مجھ پر بہت گراں گزرتی ہے پھر جب فرشتے کا پیغام مجھے یاد ہو جاتا ہے تو یہ موقوف ہو جاتی ہے اور کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آکر مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے محفوظ (یاد) کر لیتا ہوں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے سخت سردی کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب وحی آتی تو اس کے موقوف ہونے پر آپ کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ پڑتا تھا۔

فوائد: آپ کے پاس وحی کس حالت میں آتی ہے؟ اس سوال میں تین چیزیں آجاتی ہیں ① نفس وحی کی کیفیت، ② حامل وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام کی کیفیت ③ خود رسول اللہ ﷺ کی کیفیت۔ جواب میں ان تینوں چیزوں کی وضاحت ہے۔ حدیث میں وحی کی دو صورتوں کو بیان کیا گیا ہے جو عام طور پر آپ کو پیش آتی تھیں اس کے علاوہ کبھی خواب کی شکل میں، کبھی حضرت جبرائیل کے اپنے اصلی روپ میں آنے سے اور کبھی اللہ تعالیٰ کا پس پردہ بذات خود کلام کرنے سے بھی وحی کا ثبوت ملتا ہے۔ (عون الباری/ ۳۸)

۳ : عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْهُ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبَّ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَخْلُو بَغَارِ حِرَاءٍ، فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ

حضر خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے اور تقریباً اتنے ہی دنوں کے لئے پھر توشہ لے جاتے۔ ایک روز جبکہ آپ غار حراء میں تھے یکایک آپ کے پاس حق آگیا اور ایک فرشتے نے آکر آپ سے کہا: پڑھو! آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس پر فرشتے نے مجھے پکڑ کر خوب بھینچا یہاں تک کہ میری قوت برداشت جواب دینے لگی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھو! میں نے کہا میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس نے دوبارہ مجھے پکڑ کر دبوچا یہاں تک کہ میری قوت برداشت جواب دینے لگی پھر چھوڑ کر کہا: پڑھو! میں نے پھر کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس نے تیسری بار مجھے پکڑ کر بھینچا پھر چھوڑ کر کہا: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا اور تمہارا رب تو نہایت کریم ہے۔

رسول اللہ ﷺ ان آیات کو لے کر واپس آئے اور آپ کا دل دھڑک رہا تھا۔ چنانچہ آپ (اپنی بیوی) حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”مجھے چادر اوڑھا دو مجھے چادر اوڑھا دو۔“ انہوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی یہاں تک کہ خوف زدگی کی کیفیت دور ہو گئی۔ پھر آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو واقعہ کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا: ”مجھے اپنی جان کا ڈر ہے“ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: قطعاً نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، درمندانوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، فقیروں و